بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ   نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ   وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْدِ
لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ
دفتر مجلس انصار اللہ بھارت
Office Of The Majlis Ansarullah Bharat
Mohallah Ahmadiyya Qadian-143516, Distt.Gurdaspur (Punjab) INDIA

Mob.9682536974, E-Mail :ansarullah@qadian.in   محلہ احمدیہ قادیان ۱۴۳۵۱۶ ضلع: گورداسپور (پنجاب)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پُر معارف ارشادات کی روشنی میں
لا الٰہ الا اللہ کی پُر معارف تشریح
دنیا کے عمومی امن و استحکام کے لیے دعا کی تحریک

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 14/ اپریل 2023ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، لندن (یو کے)

أَشْھَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَہٗ لَا شَرِيْكَ لَہٗ وَأَشْھَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔
بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ۔ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ مٰلِکِ یَوۡمِ الدِّیۡنِ۔ اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ۔ اِہۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ۔ صِرَاطَ الَّذِیۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَیۡہِمۡ ۬ۙ غَیۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَیۡہِمۡ وَ لَا الضَّآلِّیۡنَ۔

تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

لا الٰہ الا اللہ وہ کلمہ ہے جو توحید کی بنیاد ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یقیناً اللہ تعالیٰ نے اُس شخص کو آگ پر حرام کر دیا جس نے اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لیے لا الٰہ الا اللہ پڑھا۔ پس جب اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لیے اُس کی طرف جھکتے ہوئے اپنی توجہ کو خالص اللہ تعالیٰ کی طرف کرتے ہوئے انسان لا الٰہ الا اللہ پڑھتا ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا وارث بنتا ہے۔

جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ جہنم کی آگ اُس پر حرام کر دے گا اور یہی تعلیم تھی جو تمام انبیاء لے کر آئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سب سے افضل کلمہ جو میں نے اور پہلے نبیوں نے کہا وہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ ہے۔ پس یہ تعلیم تمام انبیاء کی ہے لیکن بدقسمتی سے انہی انبیاء کی قوموں نے اس تعلیم کو براہ راست یا بالواسطہ بھول کر شرک کا ذریعہ بنا لیا۔ ہم خوش قسمت ہیں کہ ہمیں اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمّت میں شامل کر کے وہ کامل تعلیم دی جس نے شرک کا بکلی خاتمہ کر دیا اور آپؐ نے توحید کا حقیقی سبق دے کر ہماری دنیا و عاقبت سنوار دی۔ پس اب جو آنحضرت ﷺ کی حقیقی تعلیم پر عمل کرے گا اور خالص ہو کر خدا تعالیٰ کی وحدانیت کا اقرار کرے گا وہی اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا وارث بنے گا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت سے بھی حصہ پائے گا۔

آپؐ کی شفاعت کے لیے خالص دل کے ساتھ لا الٰہ الا اللہ کا اقرار ہے جس میں دنیا کی ملونی نہ ہو۔ آپؐ وہ آخری اور کامل نبی ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے شفاعت کا اختیار دیا ہے اور آپؐ کی شفاعت کے لیے اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق آپؐ پر ایمان بھی ضروری ہے۔

ہم احمدی خوش قسمت ہیں کہ ہمیں اللہ تعالیٰ نے اس زمانے کے امام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام صادق کو ماننے کی توفیق عطا فرمائی جنہوں نے اسلامی احکام کو کھول کر اُن کی گہرائی اور حکمت کے ساتھ ہمیں بتایا۔ جہاں آپؑ نے لا الہ الا اللہ کی گہرائی کے بارے میں ہمیں بتایا وہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام کے بارے میں بھی ہمیں بتایا۔ اس وقت میں اس سلسلے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعض اقتباسات پیش کروں گا جو اس مضمون پر بڑی خوبصورتی سے روشنی ڈالتے ہیں اور ہمیں بھی اس طرف متوجہ کرتے ہیں کہ ہمیں بھی اس مضمون کی گہرائی کو سمجھتے ہوئے کس طرح اپنے جائزے لینے چاہئیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فرمودہ اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ کی تشریح آپ ہی فرمادی۔ اس میں تین نشانیوں کا ہونا ازبس ضروری ہے۔ پہلا اَصْلُهَا ثَابِتٌ جس کی جڑیں مضبوطی سے قائم ہیں۔ دوسری نشانی فَرْعُهَا فِي السَّمَآءِ ہے کہ اُس کی شاخیں آسمان کی بلندی تک پہنچی ہوئی ہیں۔ تیسری نشانی تُؤْتِيْ اُكُلَهَا كُلَّ حِيْنٍ کہ ہر وقت تازہ پھل دیتی ہے۔ فرمایا کہ اسلام ہی وہ دین ہے جو اس معیار پر پورا اُترتا ہے۔ مزید فرمایا کہ پہلی نشانی اصول ایمانیہ جس سے مُراد کلمہ لا الہ الا اللہ ہے جس کو اس قدر وصف سے قرآن کریم میں فرمایا گیا ہے جس کے تمام دلائل چند جزو میں ختم نہیں ہوسکتے۔ خدا تعالیٰ کی تمام مصنوعات اور نظام عالم کا سلسلہ صاف طور پر بتلا رہا ہے کہ اس عالم کا ایک موجد اور صانع ہے جس کے لیے یہ ضروری صفات ہیں کہ وہ رحمٰن، رحیم، قادر مطلق، واحد لاشریک، ازلی ابدی اور مدبر بالارادہ بھی ہو۔ اور مستجمع جمیع صفات کاملہ بھی ہو اور وحی کو نازل کرنے والا بھی ہو۔ پس لا الہ الا اللہ صرف ایک معبود ہونے کا خیال ہی دل میں پیدا نہیں کرتا بلکہ اس بات کو بھی دل میں راسخ کرتا ہے اور کرنا چاہئے کہ ہمارا خدا ازل سے ہے اور ابد تک رہے گا۔ وہ ہر مخلوق کا خالق ہے اور تمام حاجات کے لیے اُس کے حضور ہی جھکنا ہے۔ پس جب ایمان کی یہ حالت ہوجائے تو وہ کامل ایمان ہوتا ہے جس میں شرک کی ملونی ہو ہی نہیں سکتی۔ اور یہی وہ ایمان ہے جس کے بارے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خالص ہو کر لا الہ الا اللہ پر ایمان لانے والوں پر جہنم کی آگ حرام ہے۔

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہی وہ کامل ہستی ہے جس سے مدد مانگنے کا حق ہے اور کوئی اور اس کا حق نہیں رکھ سکتا۔ اسی پر قرآن کریم نے زور دیا چنانچہ فرمایا کہ عبادت بھی تیری کرتے ہیں اور تیری عبادت کرنے کے لیے مدد بھی تجھ سے ہی چاہتے ہیں جس سے معلوم ہوا کہ استمداد کا اصل حق اللہ تعالیٰ کا ہی ہے۔ دوسرے درجہ پر یہ حق اہل اللہ اور مَردانِ حق کو دیا گیا کہ اُن کی دعاؤں سے بھی مدد ہوتی ہے۔ فرمایا ہم کو نہیں چاہئے کہ کوئی بات اپنی طرف سے بنالیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے فرمودہ اور رسول اللہ ﷺ کے ارشاد کے اندر اندر رہنا چاہئے۔ اس کا نام صراطِ مستقیم ہے اور یہ امر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ سے بھی

بخوبی سمجھ میں آسکتا ہے۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ کے پہلے حصہ سے معلوم ہوتا ہے کہ انسان کا محبوب اور مطلوب اللہ تعالیٰ ہی ہونا چاہیے اور دوسرے حصے سے رسالت محمدیہ ﷺ کی حقیقت کا اظہار ہے۔

حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا کہ لا الہ الا اللہ کا حق ادا نہیں ہوتا جب تک کہنے والا اپنے اقرار میں عملی طور پر ثابت نہ کردے اور یہی ایمان کی شرط ہے۔ حقوق اللہ اور حقوق العباد پر عمل کرنا بھی ضروری ہے تب کہیں انسان لا الہ الا اللہ پر عمل کرنے والا بنتا ہے اور تب ہی ایسا انسان خدا تعالیٰ کے حضور جھوٹا نہیں ہوتا۔

اس کلمے کا دوسرا جزو نمونہ کے لیے ہے۔ انبیاء علیہم السلام نمونوں کے لیے آتے ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جامع نبی تھے جن میں تمام نبیوں کے نمونے جمع تھے۔ اللہ تعالیٰ کے حکموں پر صحیح عمل اور صحیح تشریح آپؐ نے ہی فرمائی اور اس پر عمل کرکے دکھایا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے ماننے والوں کو نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ بیعت رسمی فائدہ نہیں دیتی۔ ایسی بیعت سے حصہ دار ہونا مشکل ہے جب تک اپنے وجود کو ترک کرکے خالص ہو کر جس کی بیعت کی ہے اُس کے ساتھ نہ ہو جائے تب ہی بیعت فائدہ دے گی۔ جہاں تک ممکن ہو طریقوں اور عبادات میں مُرشد کے ہم رنگ ہو اور صبح سے شام تک اپنا حساب کرنا چاہیے کہ کس حد تک ہم نے لا الہ الا اللہ پر عمل کیا ہے۔ پھر فرمایا کہ میرا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ مسلمان کلمہ پڑھ لے اور سُست ہو جائے بلکہ اپنی تجارتوں اور ملازمتوں میں مصروف ہو لیکن خدا کا حق ادا کرنے کی طرف بھی توجہ کرنا ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ کی خشیت کو تجارت کے وقت بھی ملحوظ رکھے۔ ہر معاملے میں دین کو مقدم رکھے۔ دنیا مقصود بالذات نہ ہو۔ اصل مقصود دین ہو پھر دنیا کے کام بھی دین ہی ہوں گے۔ صحابہ کرامؓ نے بھی مشکل سے مشکل وقت میں خدا کو نہیں چھوڑا اور نہ ہی خدا سے غافل ہوئے اور نہ نمازیں چھوڑیں بلکہ دعاؤں سے کام لیا۔

حضرت مسیح موعودؑ کلمہ کی حقیقت اور اس کے معنی اور اس پر عمل کرنے کی بابت فرماتے ہیں کہ ایمان لانا یہی ہے کہ عملی حالت میں اُن اُمور کو ظاہر کردے جو اللہ تعالیٰ کے احکام قرآن کریم میں بیان ہوئے ہیں اور پھر درحقیقت عملی طور پر دین کو دنیا پر مقدم کردے۔ پس جس نے صدق دل سے لا الہ الا اللہ کو مان لیا وہ جنت میں داخل ہو گیا۔ پھر بجز خدا کے اُس کا کوئی پیارا نہیں رہ سکتا اور وہ صرف اللہ تعالیٰ کی رضا کا طالب ہوتا ہے اور تکلیفوں سے وہ پریشان نہیں ہوتا کیونکہ اُسے یقین ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے ولی کی مدد کے لیے فوراً پہنچتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ جب تک حقوق اللہ اور حقوق العباد ادا نہیں کرتے اُس وقت تک لا الہ الا اللہ کا حقیقی مفہوم نہیں پاسکتے۔ ایک بھائی دوسرے کا حق مارتا ہے اور اسباب پر اس حد تک بھروسہ کرتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کو محض عضو معطل قرار دے رکھا ہے۔ بہت ہی کم لوگ ہیں جنہوں نے

توحید کے اصل مفہوم کو سمجھا ہے۔ اگر انسان کلمے کی حقیقت سے واقف ہو جاوے اور عملی طور پر اُس پر کاربند ہو جاوے تو وہ بہت بڑی ترقی کر سکتا ہے اور خدا تعالیٰ کی عجیب در عجیب قدرتوں کا مشاہدہ کر سکتا ہے۔ سچا مُوحِّد اُسی وقت ہی بن سکتا ہے جب تمام بدیاں دُور کر دے۔ پس اس رمضان میں ہم میں سے ہر ایک کو کوشش کرنی چاہیے کہ اِن بدیوں سے اپنے آپ کو پاک کریں اور لا الٰہ الا اللہ پر حقیقی طور پر ایمان لانے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے کہ رمضان کے ان بقایا دنوں میں ہم کوشش اور دعا سے اپنے اندر کی تمام بدیاں نکالنے والے بن جائیں۔

رمضان کے آخری عشرے میں ہم لیلۃ القدر کی باتیں کرتے ہیں۔ لیلۃ القدر تو حقیقت میں اس وقت ملتی ہے جب ہم اپنا ہر قول اور فعل اللہ تعالیٰ کے حکموں کے مطابق کرنے کے لیے تیار ہو جائیں، اس پر عمل کرنے والے ہوں اور اسے مستقل اپنی زندگیوں کا حصہ بنانے والے ہوں۔ یہی وہ حقیقی نشانی ہے جو لیلۃ القدر کے پانے کی نشانی ہے۔ اصل نشانی یہ ہے کہ ہمارے دلوں میں کیا انقلاب پیدا ہوا۔

بعض جماعتوں نے دعاؤں کے بھی خاص پروگرام میری اس بات کو سامنے رکھتے ہوئے بنائے ہیں کہ اگر ہم خالص ہو کر تین دن دعائیں کریں تو اللہ تعالیٰ کا خاص فضل ظاہر ہو سکتا ہے۔ اگر تو ہم نے یہ تین دن خاص طور پر اس لیے مقرر کیے ہیں کہ تین دن دعاؤں میں لگا لو اور پھر اپنی پرانی طرز زندگی پر آجاؤ اور لا الٰہ الا اللہ کے حقیقی مقصد کو بھول جاؤ تو ہمیں یاد رکھنا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے دلوں کے حال کو جانتا ہے، ہماری نیتوں کو جانتا ہے، اس سے کوئی چیز چھپی ہوئی نہیں۔ ایسی صورت میں اس کا کوئی فائدہ نہیں ہو گا۔ لیکن اگر اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کے لیے یہ دن گزارنا چاہتے ہیں تو پھر اس عہد کے ساتھ گزارنے ہوں گے کہ اب یہ دن ہماری زندگیوں کا مستقل حصہ بن جائیں گے۔ پھر یہ تکلیفیں جو مخالف ہمیں پہنچا رہا ہے ان کو دور کرنے کے لیے خدا تعالیٰ اپنی خاص تائید و نصرت ظاہر فرمائے گا۔ انشاء اللہ

اللہ تعالیٰ کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے وعدہ ہے کہ آپؑ اور آپؑ کی جماعت کو فتح عطا فرمائے گا۔ جلد یا کچھ عرصے بعد۔ ہاں اگر ہم لا الٰہ الا اللہ کی حقیقت کو سمجھتے ہوئے اپنا معبود، مقصود اور محبوب صرف خدا تعالیٰ کی ذات کو بنا لیں اور دنیا سے زیادہ ہمیں خدا تعالیٰ سے محبت اور اس کو پانا ہمارا مقصود ہو تو انقلاب جلدی آسکتا ہے۔ ہمیں اپنی حالتوں میں مستقل تبدیلی کرنے کا عہد کرنا ہو گا۔

حضور انور نے آخر میں فرمایا کہ ان دنوں میں دنیا کے عمومی امن و استحکام کے لیے بھی دعا کرتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ انسانیت پر رحم اور فضل فرمائے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ! اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَنَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ۔ عِبَادَ اللّٰہِ رَحِمَکُمُ اللّٰہُ اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ اُذْکُرُوا اللّٰہَ یَذْکُرْکُمْ وَادْعُوْہُ یَسْتَجِبْ لَکُمْ وَلَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ۔